حصہ ۳ سوم

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد دام ظلہ الافاضل

در حالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون: ۴۲۴۲۸۶

1 / 3

نام کتاب ــــــــــ بحار الانوار جلد سوم
مؤلف ــــــــــ مُلّا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
مترجم ــــــــــ مولانا سید حسن امداد صاحب قبلہ (ممتاز الافاضل)
کتابت ــــــــــ جعفر زیدی ۳۴/۲-۳۶ بی - لانڈھی
مطبع ــــــــــ سندھ آفسیٹ پریس - کراچی

فہرست تراجم اخبار و احادیث بحار الانوار
در حالات جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

(۱) = بطنِ مادر میں گفتگو و حالاتِ ولادت

مفضل بن عمر سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ مجھے اپنی جدّۂ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت کا حال کچھ سنائیں گے ؟

آپ نے فرمایا' ہاں سنو ! جب حضرت خدیجہ صدیقہ کا عقد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا تو زنانِ مکہ نے ان معظمہ سے تمام تر روابط ختم کر دیے۔ نہ اُن کے پاس کوئی عورت آتی نہ آپ کو سلام کرتی' اور نہ کسی دوسری عورت کو آپ کے پاس آنے دیتیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت خدیجہ بہت پریشان رہنے لگیں۔ ان کو سب سے زیادہ فکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی۔

الغرض جب آپ کے بطنِ مبارک میں حضرت فاطمہ زہراؑ آئیں تو آپ اُسی وقت سے اپنی والدۂ گرامی کا جی بہلانے کے لیے اُن سے گفتگو کیا کرتیں اور انھیں صبر و تحمل کی تلقین کرتی تھیں۔ مگر یہ بات حضرت خدیجہؑ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں بتائی تھی۔

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیت الشرف میں داخل ہوئے تو آپ نے سنا کہ حضرت خدیجہؑ کسی سے باتوں میں مصروف ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا اے خدیجہؑ ! یہاں تو بظاہر کوئی دوسرا شخص نہیں ہے پھر تم کس سے مصروفِ گفتگو ہو ؟ اُنھوں نے عرض کیا' یا حضرت ! یہ بچہ جو میرے شکم میں ہے اکثر مجھ سے باتیں کیا کرتا ہے جس کی وجہ سے میرا دل بہل جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے خدیجہؑ ! اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کے ذریعے سے مجھے ... دختر نیک اختر ہے جو تم سے گفتگو

کرتی ہے۔ یہ دختر طاہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی بیٹی کی نسل سے ائمہ پیدا کرے گا جنھیں اللہ تعالیٰ سلسلۂ وحی کے منقطع ہو جانے کے بعد میرا وصی اور اپنا خلیفہ فی الارض مقرر فرمائے گا' جو میری نسل کہلائیں گے۔

بہرحال حضرت خدیجہؑ اس طرح اپنی بیٹی سے باتیں کرتی اور جی بہلاتی رہیں تا اینکہ وقتِ ولادت قریب آیا۔ آپ نے زنانِ قریش و بنی ہاشم کے پاس کسی کو بھیجا تاکہ زچگی کے دوران تعاون کریں۔ لیکن اُنھوں نے جواب دیا کہ چونکہ تم نے ہماری بات نہیں مانی اور یتیم عبداللہ (محمدؐ) جو بالکل فقیر و مفلس ہیں' سے عقد کر لیا ہے اس لیے ہم نہیں آئیں گے اور اس کام میں ہم تمھاری مدد نہ کریں گے۔

حضرت خدیجہؑ کو اس کا بڑا دکھ ہوا' اور ابھی وہ اس فکر میں بیٹھی ہوئی سوچ ہی رہی تھیں کہ آپ کے پاس چار عورتیں گندمی رنگ' دراز قد (جیسے عموماً بنی ہاشم کی عورتیں ہوتی ہیں) آئیں۔ آپ اُن اجنبی عورتوں کو دیکھ کر کچھ گھبرائیں تو اُن میں سے ایک نے کہا۔

اے خدیجہؑ ! گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے ہم تو تمھارے رب کی طرف سے اسی (زچگی کے) کام کے لیے آئے ہیں۔ یہ حضرت آسیہ بنتِ مزاحم ہیں' جو جنت میں تمھاری سہیلی ہوں گی' یہ حضرت مریمؑ بنتِ عمران ہیں' یہ حضرت موسیٰؑ کی ہمشیرہ کلثوم ہیں اور میں سارا زوجہ ابراہیمؑ ہوں۔

چنانچہ ان میں سے ایک دائیں جانب بیٹھ گئیں ایک بائیں جانب' ایک سامنے کی طرف اور ایک پشت کی جانب ہو گئیں۔ پھر حضرت فاطمۂ طاہرہ و مطہرہ کی ولادت عمل میں آئی۔ جب آپ تولّد ہوئیں تو آپ کے چہرے سے ایک ایسا نور ساطع ہوا جس کی روشنی مکّہ کے ہر گھر میں پہونچی بلکہ مشرق سے مغرب تک روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں اس کی روشنی نہ پہونچی ہو۔

اس کے بعد جنت سے دس حوریں آئیں' ہر ایک کے ساتھ ایک طشت اور ایک ابریق (لوٹا) تھا جس میں آبِ کوثر بھرا ہوا تھا۔ اور وہ معظمہ جو حضرت خدیجہؑ کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں اُنھوں نے ایک حور کے ہاتھ سے ابریق لیا اور حضرت فاطمہؑ کو آبِ کوثر سے غسل دیا' پھر دو پارچے نکالے جو دودھ سے زیادہ سفید اور مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھے' ایک پارچے میں آپ کو لپیٹ دیا اور دوسرا پارچہ بطور دوپٹہ سر پر ڈال دیا' پھر ان سے کچھ بولنے کی خواہش ظاہر کی تو حضرت فاطمہؑ نے کلمۂ شہادتین زبان پر جاری کیا اور فرمایا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ